بسم اللہ الرحمن الرحیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲	۱۰ ر نبوت ۱۳۲۷ ہش	۷ محرم ۱۳۶۸ھ	۱۰ نومبر ۱۹۴۸ء	نمبر ۲۵۴

اخبار احمدیہ

لاہور ۹ ر ماہ نبوت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت نزلہ اور سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور علیل ہے احباب دردِ دل سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرماویں۔

الفضل کے نامہ نگار خصوصی جناب ثاقب زیروی واقف زندگی ۲۸ ر اکتوبر کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے طاہر احمد نام تجویز فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اسے مبارک کرے۔

ریاست بہاولپور میں نمائندہ حکومت کا قیام

بہاولپور ۹ ر نومبر۔ امیر صاحب بہاولپور نے آج ایک فرمان کی رو سے ریاست میں نمائندہ حکومت کے قیام کے لئے پہلا قدم اُٹھایا ہے۔ آپ نے میونسپل کمیٹی ڈسٹرکٹ بورڈوں کو اتنے اختیارات دیدئے ہیں۔ جتنے پاکستان میں حاصل ہیں۔ ان کے آزادانہ انتخابات ۱۹۴۹ء کے شروع میں کرا دئے جائینگے۔

فرمان میں کہا گیا ہے۔ سردست محدود اختیارات دئے گئے ہیں۔ لیکن جب وہ ان اختیارات کو سنبھالنے کے قابل ہوجائینگے تو مکمل اختیارات سپرد کر دئے جائیں گے۔ اور عوام کی مرضی کے مطابق ریاست میں مکمل نمائندہ حکومت قائم کر دی جائے گی۔

اخبار نویسوں کے وفد کا بیان

لاہور ۹ ر نومبر پانچ اخبار نویسوں کے وفد نے جو کراچی سے واپس آگیا ہے بیان دیا ہے کہ ہم توسیع وزارت

> **مغربی پنجاب کی ایک وزارت خواتین کے سپرد کیجائے**
>
> لاہور ۹ ر نومبر۔ مغربی پنجاب کی خواتین نے مطالبہ کیا ہے کہ خواتین کی نمائندگی کیلئے مغربی پنجاب کی وزارت میں ایک خاتون کو بھی وزارت کا عہدہ دیا جائے اسکے علاوہ ایک بیت المال کے قیام کی بھی تجویز کی گئی ہے۔

کے متعلق عوام کا نظریہ گورنر جنرل اور وزیر اعظم کے سامنے پیش کرنے کیلئے گئے تھے ہر دو نے ہمیں یقین دلایا ہے کہ وزارت کے معاملہ میں کسی قسم کے دباؤ سے کام نہ لیا جائیگا صرف انہیں وزیروں کو لیا جائیگا جو لیڈر کے کامل وفادار ہونگے۔

چاولوں کے نرخ میں کمی

لاہور ۹ ر نومبر۔ عوام نے راشن کے چاولوں کے نرخ کے متعلق جو شکایت کی ہے۔ اس کے پیش نظر حکومت نے چاول کے نرخ کم کر دئے ہیں۔ عوام کو یاد رکھنا چاہیئے کہ راشن کا چاول دوسرے صوبوں سے منوایا گیا ہے اور اس کے نرخ دوسرے صوبوں کی حکومت نے مقرر کئے ہیں قیمت میں کمی کرنے سے حکومت کو نقصان ہوگا مگر عوام کے مفاد کے پیش نظر کمی کر دی گئی ہے اب نرخ یہ ہوں گے:-

	نئے نرخ فی من	پرانے نرخ فی من
سگداسی چاول	۲۰ روپے	۲۳/۸/- روپے
بلوچستانی چاول	۱۶ روپے	۲۲/۸/- ″
سگداسی "ٹوٹا"	۱۴ ″	۲۰/۱۰/- ″
کنگنی "ٹوٹا"	۱۲ ″	۱۵/-/- ″

کشمیر میں برفباری کے باوجود شدید لڑائی جاری ہے

تراڑکھل ۹ ر نومبر۔ سرکاری اعلان مظہر ہے کہ برفباری کے باوجود کشمیر کے تمام محاذوں پر لڑائی بہت تیز ہوگئی ہے ہندوستانی فوجیں شدید سردی سے قبل کسی فیصلہ کن مقام پر پہنچنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ نوشہرہ کے شمال مغرب میں دشمن کے شدید حملہ کو جو ٹینکوں بڑی توپوں اور ہوائی جہاز کی مدد سے کیا گیا تھا۔ بے کار کر دیا گیا ہے۔ بارہ گھنٹے کی مسلسل لڑائی کے بعد دشمن کو بہت سا جانی و مالی نقصان اُٹھا کر پسپا ہونا پڑا۔ راجوری میں بھی دشمن کا یہی حشر ہوا۔ دوسرے محاذوں پر صرف گشتی سرگرمیاں ہوتی ہیں۔

سلامتی کونسل کا اجلاس

پیرس ۹ ر نومبر۔ سلامتی کونسل کا اجلاس شروع ہو گیا ہے۔ جس میں کشمیر کی رپورٹ پر بحث کی جارہی ہے کونسل کا رجحان جموں و کشمیر کی رائے شماری کی طرف معلوم ہوتا ہے۔

پرمٹ حاصل کرنے کا دفتر

لاہور ۹ ر نومبر ہندوستان سے پاکستان میں داخلے کے پرمٹ سسٹم کے نفاذ کے سلسلے میں مغربی پنجاب کی حکومت نے سول سیکرٹریٹ لاہور کے قریب رائل پارک میں ایک دفتر کھول دیا ہے۔ جو لوگ پرمٹ حاصل کرنا چاہیں وہ پہلے اپنے ضلع کے کسی مجسٹریٹ درجہ اوّل سے اس امر کا سرٹیفکیٹ حاصل کریں کہ وہ مغربی پنجاب کے باشندے ہیں۔ پھر وہ مذکورہ دفتر سے ایک آنے کا فارم لیکر اسکی خانہ پوری کریں۔ اور متعلقہ آدمی کے حوالے کریں۔ بار بار سفر کرنا مطلوب ہو تو متعلقہ آدمی کے تین فوٹو درخواست کے ساتھ آنے چاہئیں ایک فوٹو پر مجسٹریٹ کی تصدیق ہو کہ وہ واقعی مغربی پنجاب کا باشندہ ہے۔

> **آزاد کشمیر کے چیف جسٹس کا حلف**
>
> تراڑکھل ۹ ر نومبر ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کل آزاد کشمیر کے چیف جسٹس نے سردار محمد ابراہیم کے سامنے اپنے عہدے کا حلف لیا

"اسرائیل" میں کرفیو کا نفاذ

تل ابیب ۹ ر نومبر آج اسرائیل کی تمام ریاست میں رات بھر کیلئے کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔ یہ کارروائی یہودی باشندوں کی مردم شماری کے لئے کی گئی ہے۔

کشمیر کمشن کی کارگذاری

پیرس ۹ نومبر۔ اتحادی اقوام کا کشمیر کمشن جو اس وقت تک جنیوا میں تھا۔ پیرس پہنچ گیا ہے کمشن کو جب تک سلامتی کونسل کے اجلاس میں شمولیت کا موقع نہ ملے گا۔ اپنی تجاویز پر مزید غور کرتا رہے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ رپورٹ میں کمشن نے کچھ مزید تجاویز کو شامل کیا ہے اور اس کے ساتھ کچھ سفارشات بھی پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جن کو رپورٹ سے الگ رکھا جاویگا کمشن نے کشمیر کے متعلق خود کوئی فیصلہ نہیں کیا بلکہ اسے سلامتی کونسل پر چھوڑ دیا ہے البتہ اس نے رائے شماری کرانے کے متعلق بعض تجاویز پیش کی ہیں کمشن کی رپورٹ ابھی مکمل نہیں ہوئی۔ لیکن بعض امور پر غور کرنے کے لئے ایک دو ہفتے درکار ہونگے اس کے بعد سلامتی کونسل میں شمولیت کے بعد وہ واپس آجائیگا۔

کشمیر کی شاندار فتوحات پر مبارکباد

تراڑکھل ۹ ر نومبر۔ گزشتہ چند روز میں آزاد فوجوں کو جو شاندار فتوحات حاصل ہوئی ہیں۔ ان پر اظہار مسرت کرتے ہوئے آزاد کشمیر گورنمنٹ کے صدر سردار محمد ابراہیم نے آزاد فوجوں کے جانباز سپاہیوں کو مبارک دی ہے آپ نے کہا کہ جیسی یہ شاندار کامیابی حاصل ہوئی ہے مجھے امید ہے کہ آئندہ بھی ایسی ہی شاندار فتوحات حاصل کرتے ہی آپ کوشاں رہینگے اور اس کے لئے جس قدر بھی قربانیاں پیش کرنا پڑینگی۔ ان سے دریغ نہ کریں گے۔

آخر میں آپ نے کہا۔ کہ ہماری افواج نے جس آزادی کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ وہ اُسے ضرور ہی حاصل کر کے رہینگے۔

> **مُسلم مہاجرین کا کشمیر میں داخلہ**
>
> مانسہرہ ۹ ر نومبر۔ آزاد کشمیر حکومت کے صدر سردار محمد ابراہیم نے مانسہرہ کیمپ کے معائنہ کے بعد تقریر کرتے ہوئے کہا۔ وہ دن دور نہیں جب کشمیر سے نکالے ہوئے مسلمان مہاجر مظلومی اور ذلت کی حالت میں نہیں بلکہ ایک آزاد اور معزز شہری کی حیثیت سے کشمیر میں داخل ہونگے آپ نے پناہ گزینوں سے اپیل کی۔ کہ وہ موجودہ مصائب کو جو بالکل عارضی ہیں۔ صبر و تحمل سے برداشت کریں۔ اور ہمت و جوانمردی سے کشمیر کی واپسی کے لئے ہر وقت تیار رہیں۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی
پرنٹر و پبلشر عبدالحمید ہاشمی۔ ایل ایل بی نے نیشنل الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں چھپوا کر میکلیگن روڈ سے شائع کیا

صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے نئے مرکز "ربوہ" کے متعلق لاہور کے جریدہ نگاروں کے تاثرات

احسان کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے

مغربی پنجاب میں امریکی طرز پر ایک نئے شہر کی تعمیر کا کام شروع ہو گیا

یہ شہر پچیس لاکھ کے صرف سے ایک سال میں مکمل ہو جائیگا

لاہور ۸ نومبر۔ جماعت احمدیہ کے امیر مرزا بشیر الدین محمود احمد کی دعوت پر مقامی اخبار نویسوں کی ایک پارٹی جماعت احمدیہ پاکستان کے نئے مرکز ربوہ کو دیکھنے گئی۔ جو لاہور سے کوئی ایک سو میل اور چنیوٹ سے پانچ میل کے فاصلہ پر دریائے چناب کے غربی کنارے چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں کے دامن میں ایک بے آب وگیاہ غیر مزروع اور ناقابل آبادی قطعہ زمین پر آباد کیا جا رہا ہے۔

زمین کا یہ ٹکڑا جو ایک ہزار چونتیس ایکڑ پر مشتمل ہے۔ اور جسے حکومت سے خرید لیا گیا ہے۔ ان دنوں جماعت احمدیہ کی سرگرمیوں کا مرکز بن رہا ہے۔ یہاں ربوہ نام سے امریکی طرز پر ایک جدید ترین شہر زیر تعمیر ہے۔ جس کی لاگت کا ابتدائی اندازہ کوئی ۲۵ لاکھ روپے کے قریب لگایا گیا ہے۔ جائے وقوع کے لحاظ سے ربوہ لائل پور اور سرگودہا کے عین وسط میں واقع ہے۔ اس کے تین طرف تو چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں قدرتی ڈیفنس کے طور پر کھڑی ہیں۔ لیکن جنوب مغربی سمت سے یہ کھلا پڑا ہے۔ اور اس کا سلسلہ دور تک مزروعہ زمین سے ملتا چلا گیا ہے۔ ریلوے لائن اور پختہ سڑک اس قطعہ زمین کے پاس سے گزرتی ہیں۔ لیکن زمین میں مادہ شور ہونے کی وجہ سے کئی کئی میل تک آبادی کا کہیں نام ونشان نہیں۔

صبح نو بجے روانہ ہو کر اخبار نویسوں کا قافلہ کوئی تین گھنٹے میں ربوہ پہونچ گیا۔ جہاں سینکڑوں رضاکار خیمے وغیرہ نصب کرنے میں مصروف تھے۔ اخبار نویسوں کے علاوہ اس قافلے میں مرزا بشیر الدین محمود احمد۔ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد۔ مرزا بشیر احمد۔ نواب محمد دین۔ چوہدری اسد اللہ خان۔ شیخ بشیر احمد مسٹر عبد الرحیم درد اور چوہدری نصر اللہ خان شامل تھے۔

ربوہ پہونچنے پر مرزا بشیر الدین محمود احمد نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ انہوں نے نئے شہر کی تعمیر کا نقشہ امریکی طرز پر بنوایا ہے۔ اور یہ شہر پاکستان بھر میں اپنی نوعیت کا پہلا شہر ہوگا۔ اس میں سکول۔ کالج۔ ہسپتال۔ واٹر ورکس اور بجلی گھر غرضکہ ایک جدید طرز کے شہر کے تمام لوازمات مہیا کئے جائیں گے۔ ریلوے سٹیشن اور ڈاک خانہ تار گھر کھولنے کے لئے حکومت سے اجازت حاصل کر لی گئی ہے اور بہت جلد ان کی تعمیر کا کام شروع ہو جائے گا۔

مرزا صاحب نے بتایا کہ وہ خشک اور بنجر پہاڑیوں کو سیر گاہوں میں تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ ان پہاڑیوں پر مختلف قسم کے پھول اور سبزی وغیرہ اگ آنے سے ایک تو موسم گرما میں اہل نئے شہر کے لوگ گرمی کی شدت سے محفوظ رہ سکیں۔ اور دوسرے ان پہاڑیوں پر سیر وتفریح کا لطف بھی اٹھایا جا سکے۔

آپ نے اخباری نمائندوں کے سامنے ربوہ نام کی تاریخی اہمیت ومذہبی حیثیت کو اپنے الہامات اور رویا کی روشنی میں واضح کیا۔ اور امید ظاہر کی کہ وہ ایک سال کے اندر اندر نئے شہر کی تعمیر کے کام کو مکمل کر لینگے۔

مرزا صاحب نے بتایا کہ نہ صرف مغربی پنجاب بلکہ مغربی پاکستان میں اس قسم کے کئی بنجر اور غیر آباد علاقے بے مصرف پڑے ہیں۔ اگر مشرقی پنجاب کے بڑے بڑے شہروں مثلاً جالندھر امرتسر اور لدھیانہ کے مہاجر اپنی سابقہ اجتماعیت کو قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ اور اپنی صنعتوں کو کوآپریٹو رکھنا چاہتے ہوں۔ تو ان کے لئے لازم ہے کہ وہ ربوہ کی قسم کے نئے قصبوں کو بسائیں۔ ویسے بھی دفاعی ضرورتیں اس امر کا تقاضا کرتی ہیں کہ ہمارے صنعتی علاقے سرحد سے کافی دور ہوں۔ اور ان کی ڈیفنس کا کوئی قدرتی انتظام ہو۔ صرف اسی صورت میں ہم اطمینان سے بیٹھ کر اپنی صنعتوں کو ترقی یافتہ ممالک کے معیار پر لا سکتے ہیں۔

آپ نے بتایا کہ یہاں ربوہ سے سرگودہا جانے والی سڑک پر کوئی سترہ اٹھارہ میل کے فاصلہ پر پہاڑیوں کے دامن میں تین چار ایکڑ پر مشتمل ایک سرکاری قطعہ زمین پڑا ہے۔ جس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا جا رہا۔ اگر لدھیانہ یا امرتسر کے کاریگر اس قطعہ زمین کو حاصل کر کے یہاں ایک صنعتی شہر آباد کرنا چاہیں تو حکومت سے بھی مدد کی امید کی جا سکتی ہے۔

اخبار نویسوں کے اشتیاق پر مرزا صاحب نے اس قطعہ زمین کے دورے کا بھی پروگرام بنایا۔ چنانچہ تیسرے پہر پورے قافلے نے اس سرکاری اراضی کو بھی دیکھا۔ یہ اراضی ایک ایسی پہاڑی کے دامن میں واقع ہے۔ جسے بعض روایتوں کی بنا پر گورو بالناتھ کا ٹلہ کہتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ رانجھا نے اسی

مغربی پاکستان کے اپنے نامہ نگار کے قلم سے

چنیوٹ سے چھ میل کے فاصلہ پر احمدیوں نے ایک شہر بنانے کا کام شروع کر دیا

شہر جدید طرز اور امریکی نوعیت کا ہوگا۔ ابتدائی سکیم کی تیاریاں

لاہور ۷ نومبر۔ آج مرزا بشیر الدین محمود احمد امیر جماعت احمدیہ کی دعوت پر لاہور کے تمام اخبارات کی ایک پارٹی نے ربوہ کا دورہ کیا۔ جو چنیوٹ سے چھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ جب پریس پارٹی ربوہ پہونچی۔ تو وہاں برسرکردہ اصحاب نے اخبارات کے نمائندوں کا خیر مقدم کیا۔ ربوہ کا وہ علاقہ دکھایا جہاں جدید طرز کا ایک چھوٹا سا شہر آباد کیا جائے گا۔ یہ جگہ چھوٹے چھوٹے ٹیلوں کے دامن میں ایک خوشنما قطعہ ارضی ہے۔

مرزا بشیر الدین محمود احمد نے اخبارات کے نمائندوں کو بتایا کہ جماعت احمدیہ نے حکومت مغربی پنجاب سے ایک ہزار سے کچھ زیادہ ایکڑ زمین خریدی ہے۔ جہاں امریکی طرز پر ایک چھوٹا سا شہر تعمیر کیا جائے گا ہسپتال کالج۔ سکول۔ ویٹرنری ہسپتال ریلوے سٹیشن۔ ڈاکخانہ واٹر ورکس اور بجلی گھر لگانے کا بندوبست کیا جا چکا ہے۔ ماہرین تعمیرات نے شہر کی تعمیر کا ابتدائی نقشہ امریکی طرز پر تیار کر لیا ہے۔ جو عنقریب ٹاؤن پلینر کی منظوری کے لئے ان کے سامنے رکھ دیا جائے گا۔ اس شہر کی ضروری عمارتوں کی تعمیر پر تقریباً ۱۳ لاکھ روپیہ صرف ہوگا۔ جو جماعت برداشت کریگی۔

مرزا صاحب نے مزید بتایا کہ وہ اس شہر کو اس قدر دلفریب اور جدید نوعیت کا بنانا چاہتے ہیں۔ کہ پاکستان میں ایک نمونہ ہو۔ اور حکومت بھی اس قسم کے شہر ان علاقوں میں تعمیر کرے جو فضول پڑے ہیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا۔ کہ اس وقت ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ پاکستان کو ایک بہترین خطۂ ارضی بنایا جائے۔ اور یہ اس طرح ہی ممکن ہے۔ اگر ہر حکومت ان علاقوں میں جدید طرز کے گاؤں اور شہر بنانے کا کام شروع کر دے۔ تو تھوڑے ہی عرصہ میں تمام پاکستان جنت نظیر بن سکتا ہے۔

انہوں نے یہ بھی بتایا کہ ربوہ میں کارخانے بھی لگائے جائیں گے جو ضروریات زندگی تیار کریں گے۔ اس مقصد کے لئے ایک حصہ وقف کر دیا گیا ہے۔ آپ نے توقع ظاہر کی کہ جونہی حکومت نے شہر کی تعمیر کی اجازت دے دی بیک وقت کام شروع کر دیا جائے گا۔ اور ایک سال کے اندر اندر شہر کو مکمل کر دیا جائے گا۔

ربوہ کا دورہ کرنے کے بعد اخبار نویسوں کو ٹلہ بالناتھ کا دورہ کرایا گیا۔ جہاں سات ہزار ایکڑ زمین بیکار پڑی ہے۔ آپ نے یہ بھی توقع ظاہر کی کہ اگر حکومت اس زمین پر ایک شہر تعمیر کرانے کا پروگرام بنائے تو ایک بہترین شہر اس علاقہ میں تعمیر ہو سکتا ہے۔ (مغربی پاکستان)

ٹلہ برگو دو بالناتھ سے جوگ لیا تھا۔ اور کان چھید واکر مندریں ڈالی تھیں۔ کوئی سات سو برس سے یہ ٹلہ ہندو جوگیوں کے قبضہ میں تھا۔ لیکن گذشتہ فسادات کے موقعہ پر یہ جوگی ہندوستان چلے گئے تھے آج کل یہ ٹلہ جس پر تقسیم سے پہلے اچھی خاصی آبادی تھی۔ ویران پڑا ہے اس قطعہ زمین میں کبھی کبھی پولیس والے "چاندماری" کے لئے آ جاتے ہیں۔ ورنہ یہ زمین بالکل بیکار پڑی رہتی ہے۔

مرزا صاحب نے کہا کہ اگر حکومت اس رقبے میں ایک صنعتی شہر تعمیر کرنے کا پروگرام بنا لے تو اس قسم کے دوسرے مقامات پر بھی نئے نئے شہر بننے کے امکانات پیدا ہو سکتے ہیں

ٹلہ بالناتھ سے واپسی پر اخبار نویسوں کی طرف سے مولانا عبد المجید صاحب سالک نے ربوہ کے میزبانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اور یہ قافلہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کے ہمراہ رات کے وقت واپس لاہور پہنچ گیا۔

(احسان)

برطانیہ میں عینکوں کی بڑھتی ہوئی مانگ

لندن ۱۰ نومبر۔ جب سے برطانیہ میں ہیلتھ کا قانون بنا ہے۔ اس وقت سے برطانیہ میں عینکوں کی مانگ بڑھ رہی ہے۔ اس ایکٹ کی وجہ سے برطانیہ میں لوگوں کو عینکیں معائنے کے بعد مفت مہیا کی جاتی ہیں۔ یقین کیا جاتا ہے کہ برطانیہ کی چالیس فی صدی آبادی یہ ثابت کر دے گی۔ کہ اسے عینکوں کی ضرورت ہے۔ اس سال ۸۰ لاکھ عینکوں کی ضرورت پڑے گی۔ (اسٹار)

روزنامہ الفضل
۱۰ نومبر ۱۹۴۸ء

الٰہی انتباہ

آج ہم دنیا پر نظر اٹھا کر دیکھیں تو ہر طرف تباہی اور بربادی کے سامان نظر آتے ہیں۔ جو کچھ موجودہ مغربی تہذیب کے ماہرین نے اپنی عقل علم اور محنت سے کئی صدیوں میں تعمیر کیا ہے۔ اسکو وہ خود منہدم کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ انسان انسان کو کھا جانا چاہتا ہے۔ اور قوم قوم کو ہڑپ کرنے کے لئے مونہہ کھولے ہوئے ہے۔ اللہ تعالےٰ کے نام پر اور امن کے قیام کا بہانہ بنا بنا کر طاقتور قومیں چھوٹی چھوٹی کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے درپے ہیں۔ اگر بڑی بڑی قومیں ایک دوسری کے خلاف صف آرا ہیں۔ تو چھوٹی چھوٹی قومیں بھی ایک دوسری سے دست وگریباں ہو رہی ہیں۔ پھر یہی نہیں کہ خود انسان ہی بنی نوع انسان پر یہ مصائب لانے کے لئے ادھار کھائے ہوئے ہے۔ بلکہ اس کے علاوہ اور بھی آسمانی بلائیں دنیا پر اس کثرت سے نازل ہو رہی ہیں۔ کہ جن کا ذکر بھی گذشتہ زمانوں کی تاریخ میں نہیں ملتا۔ اذا زلزلت الارض کا عالم ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اور طوفان نوح کے مناظر دریاؤں کی غیر متوقع اور غیر معمولی طغیانیوں سے ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ عالمگیر جنگوں کی ہولناکیاں ایسی ہیں کہ جن کی مثال دنیا کی تاریخ میں ڈھونڈنا عبث ہے۔ ان جنگوں کی وجہ سے کونسا ملک ہے جو متاثر نہیں ہوا۔ کونسے لوگ ہیں جو ان جنگوں کی آوردہ مصیبتوں میں ابھی تک مبتلا نہیں۔ باوجود اس کے کہ دنیا کے بڑے بڑے دانشمند ان مصائب کو ختم کرنے کے لئے تدبیریں اور تجویزیں سوچ رہے ہیں۔ کہ کسی طرح پھر پہلا سا امن قائم ہو جائے۔ مگر ان کی ساری تدبیریں اور تجویزیں نہ صرف ناکارہ ہی نہیں جاتیں۔ بلکہ الٹا اور بھی نئی نئی مصائب کے دروازے کھول رہی ہیں۔ الغرض دنیا سے امن بالکل ناپید ہو چکا ہے اور بظاہر کوئی ایسی صورت نہیں رہی۔ جو از سر نو دنیا میں اس کے قیام کی طرف اشارہ بھی کرتی ہو۔

آخر سوچنے کی بات ہے کہ یہ دنیا کو کیا ہو گیا ہے؟ کیوں آج تمام دنیا ایک طرف زمینی اور دوسری طرف آسمانی بلاؤں کی آماجگاہ بنی ہوئی ہے؟ کیا یہ سب کچھ بلا سبب ہو رہا ہے؟ کیا دنیا میں کوئی ایسا عقلمند انسان موجود ہے۔ جو یہ خیال کرتا ہو۔ کہ یہ محض اتفاقی بات ہے۔ کہ ہر طرف یہ تباہی اور بربادی کے سامان پیدا ہو گئے ہیں۔ اور ہر فرد اور ہر قوم نفسانفسی کا راگ گا رہی ہے۔ کیا یہ محض وقتی چیز ہے۔ جو بلا وجہ معرض ظہور میں آگئی ہے؟

بے شک آج ہم کو شائد ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ دنیا کی یہ حالت محض ایک اتفاقی امر ہے مگر جب ہم الٰہی صحیفوں کو دیکھتے ہیں۔ تو ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ دنیا کی موجودہ حالت کا نقشہ ان میں پہلے ہی کھچا ہوا موجود ہے۔ اور خدا کے پاک بندوں نے ان تباہیوں بربادیوں۔ اس موتا موتی۔ ان طغیانیوں اور زلازل۔ ان زمینی اور آسمانی بلاؤں کی پہلے ہی سے خبر دے رکھی ہے آج ہم وہ نشانات اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ جو آج سے ہزاروں سال پہلے بتائے گئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے تمام نبیوں نے اپنے اپنے وقت میں اپنے اپنے احاطۂ اثر میں کئی کئی طریقوں سے ان حالات سے دنیا کو آگاہ کیا ہے۔ پرانے اور نئے عہد نامے میں نبیوں نے بار بار اس طرف کھلے کھلے اشارے کئے ہیں۔ ایران کے زرتشت، چین کے کنفیوشس، اور ہندوستان کے کرشن نے صاف صاف لفظوں میں اس زمانے کا حال بیان فرمایا ہے۔

قرآن پاک میں تو آجکل کے مصائب کی ایسی واضح تفصیلات موجود ہیں۔ کہ آج اس کا حرف حرف صادق ثابت ہو رہا ہے۔

پھر کیا یہ بھی ایک اتفاق کی بات ہے کہ موجودہ حالات کی پیشگوئیاں پہلے صحیفوں میں موجود ہیں اور انبیاء علیہم السلام کی زبان سے یونہی اتفاقاً جاری ہو گئی ہیں؟ جب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ان پیشگوئیوں کا حرف حرف پورا ہو رہا ہے۔ تو اس نتیجہ سے ہمیں کون روک سکتا ہے کہ یہ حالات محض اتفاقی نہیں ہیں۔ بلکہ ان کا ظہور ایسے اسباب کے ماتحت ہوا ہے۔ جن اسباب کے پیدا ہو جانے کا علم صانع کائنات اور عالم الغیب خدا کو تھا۔ اور جس نے اپنے پاک بندوں کے ذریعہ بار بار دنیا کو اس سے متنبہ کیا۔ تاکہ وہ اللہ تعالےٰ کی طرف رجوع کریں۔ اور اپنے اعمال سے ان اسباب کو پیدا نہ ہونے دیں۔ جو اس عذاب کو دنیا پر لانے والے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ سوا سعید روحوں کے اللہ تعالےٰ کے اس متواتر انتباہ کو عام دنیا نے سنا۔ مگر اس طرح کہ گویا نہیں سنا۔ ان نشانات کو دیکھا مگر اس طرح کہ گویا نہیں دیکھا۔ ان عذابوں کو محسوس کیا۔ مگر اس طرح سے کہ گویا محسوس نہیں کیا۔

دنیا اس انتباہ کو ہمیشہ بھولتی رہی۔ اور ان نشانات کو ہمیشہ فراموش کرتی رہی۔ لیکن اللہ تعالےٰ ہر زمانے میں اور ہر دیس میں اس انتباہ کو تازہ کرتا رہا۔ اور نشانات دکھاتا رہا۔ اللہ تعالےٰ نے آج بھی اپنی یہ سنت تبدیل نہیں کی۔ چنانچہ چالیس سال کا عرصہ ہوا جبکہ تمام دنیا ایک امن کا گہوارہ نظر آتی تھی۔ اور بظاہر موجودہ تباہیوں کے آثار تک موجود نہیں تھے۔ اس نے اپنے ایک بندے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ پھر ایک بار اپنے اس انتباہ کو دہرایا۔ حضور علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ کے اس پیغام کو کئی طریقوں سے دنیا کو سمجھانے کی کوشش کی۔ بلکہ آپ نے اپنی تمام عمر ہی لوگوں کو اس طرف متوجہ کرنے میں گزار دی۔ جس زمانے میں یہ پیشگوئی کی گئی تھی۔ جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے کوئی اس قسم کے آثار موجود نہ تھے۔ جن سے پتہ چل سکتا۔ کہ دنیا میں آئندہ کیا ہونے والا ہے۔ ویسے بھی حضور علیہ السلام ایک ایسے مقام میں سکونت پذیر تھے۔ جو دنیا کے علوم وفنون کے مراکز سے الگ تھا۔ جہاں بیرونی دنیا کی خبریں بھی بہت کم پہنچتی تھیں۔ اور خود حضور علیہ السلام کو زمانہ جدید کے علوم سے استفادہ کا موقعہ بھی حاصل نہیں تھا۔ ایسے حالات میں موجودہ دنیا کا ایسے صاف صاف اور واضح الفاظ میں نقشہ کھینچنا محض سیاسی قیاس آرائی نہیں کہلا سکتا۔ اور نہ کسی منجم یا جوتشی کی پیشگوئی سمجھی جا سکتی ہے۔ ان الفاظ کو ذرا غور سے پڑھیے۔ کیا ان میں عالم الغیب کا ہاتھ صاف صاف نظر نہیں آرہا فهو هذا

"اے یورپ تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کریگا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اور اسکی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائیگا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائیگا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی۔ اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ"۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶)

افسوس ہے کہ دنیا اپنے کانوں سے ان الفاظ کو سن رہی ہے۔ مگر اس طرح کہ گویا نہیں سن رہی۔ ان نشانات کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی ہے۔ مگر اس طرح کہ گویا نہیں دیکھ رہی۔ ان عذابوں کو اپنی ذات میں محسوس کر رہی ہے۔ مگر اس طرح کہ گویا نہیں محسوس کر رہی۔ کیا یہ زلزلے یہ طغیانیاں یہ تباہیاں یہ بربادیاں تمہیں بیدار کرنے کے لئے ناکافی ہیں؟ اگر ناکافی ہیں تو پھر ....

درخواستِ دعا

امی کے متعلق چھوٹے بھائی کی طرف سے آمدہ اطلاع کے مطابق ان کی حالت تاحال بدستور ہے خون بند نہیں ہوا اور ضعف کے دورے بار بار پڑتے ہیں۔ احباب کرام اور صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے التجا ہے کہ وہ امی کو اپنی خاص اور نیم شبی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ (ثاقب زیروی)

عبادت الٰہی اور قرآن مجید

از دیباچہ تفسیر القرآن مصنفہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

اسلامی روزہ

دوسری قسم کی عبادت جس میں نفس کی اصلاح مدنظر ہوتی ہے۔ روزہ ہے۔ اسلامی روزہ بھی دوسرے لوگوں کے روزہ سے مختلف ہے۔ ہندو اپنے روزوں میں کئی چیزیں کھا بھی لیتے ہیں۔ پھر بھی ان کا روزہ قائم رہتا ہے۔ عیسائیوں کے روزے بھی اسی قسم کے ہیں۔ کسی روزے میں گوشت نہیں کھاتا کسی میں خمیری روٹی نہیں کھاتی۔ اسلامی روزہ بھی نماز کی طرح انفرادی بھی ہے اور اجتماعی بھی۔ چنانچہ تمام مسلمانوں کو ہدایت ہے کہ وہ سال کے مختلف اوقات میں نفلی روزے رکھا کریں۔ مگر رمضان کے مہینہ میں دنیا کے تمام مسلمانوں کو خواہ وہ کسی گوشہ میں رہتے ہوں ایک ہی وقت میں روزے رکھنے کا حکم ہے وہ صبح کو پو پھٹنے سے پہلے کھانا کھاتے ہیں اور پھر سارا دن سورج کے ڈوبنے تک نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں۔ سورج ڈوبنے کے بعد صبح تک ان کو کھانے پینے کی اجازت ہوتی ہے ان سے امید کی جاتی ہے کہ وہ ان دنوں میں جہاں کھانے وغیرہ سے پرہیز کریں وہاں اپنے نفس کو زیادہ سے زیادہ نیکی پر قائم کرنے کی کوشش کریں کیونکہ روزہ انہیں یہ سبق دیتا ہے کہ جب تم خدا کے لئے حلال چیزوں کو چھوڑ دیتے ہو تو حرام چیزوں کو چھوڑنا تمہارے لئے بدرجۂ اولیٰ ضروری ہے۔ یہ روزے تمام ایسے ممالک میں جہاں دن چوبیس گھنٹے سے کم ہے اور جہاں رات اور دن چوبیس گھنٹے کے اندر الگ الگ وقتوں میں ظاہر ہوتے ہیں اس شکل میں ہیں جو اوپر بیان کی گئی ہے۔ لیکن جن ملکوں میں رات اور دن چوبیس گھنٹوں سے لمبے ہو جاتے ہیں۔ ان علاقوں میں رہنے والوں کے لئے صرف وقت کا اندازہ کرنے کا حکم ہے۔

حج بیت اللہ

تیسری قسم کی عبادت کی مثال حج کی ہے حج مسلمانوں میں ایک مرکزیت کی روح پیدا کرنے کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ دنیا کے تمام صاحب استطاعت مسلمان ایک خاص وقت میں مکہ مکرمہ میں جمع ہوتے ہیں اور اس طرح ہر سال عالم اسلام کو ایک جگہ پر جمع ہونے کا موقع مل جاتا ہے اور دینی اور باقی دنیا کی ضرورتوں کے متعلق غور کرنے کی صورت پیدا ہو جاتی ہے مگر حج کے علاوہ ایک عمرہ کی عبادت بھی ہے جس میں کسی وقت کی شرط نہیں وہ انفرادی عبادت ہے مختلف وقتوں میں جب بھی کسی کو توفیق حاصل ہوتی ہے وہ مکہ میں جاتا اور اس فریضہ کو ادا کرتا ہے اس حکم سے اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ مرکز کے قیام کے لئے مسلمانوں کو اجتماعی اور انفرادی دونوں قسم کی قربانیاں کرنی چاہئیں۔

زکوٰۃ صدقہ وخیرات

چوتھی قسم کی عبادت کی مثال صدقہ وخیرات ہے یہ عبادت بھی اسلام نے انفرادی اور اجتماعی مقرر کی ہے اور فرضی اور نفلی مقرر کی ہے ہر عید کے موقعہ پر رمضان کے بعد عید کی نماز سے پہلے ہر مومن کے لئے فرض ہے کہ وہ کم سے کم ڈیڑھ سیر گندم یا اور مناسب غلہ خدا کے لئے غرباء کی امداد کی خاطر دے خواہ غریب ہو یا امیر۔ غریب اس میں سے دے جو اسکو اس دن ملا ہو اور امیر اس میں سے دے جو اس نے پہلے سے کما چھوڑا ہو۔ اس حکم کے سلسلہ میں ایک زکوٰۃ کا بھی حکم ہے جو ہر امیر پر واجب ہے۔ ہر شخص جو کوئی روپیہ اپنے پاس جمع کرتا ہے یا جانور تجارت کے لئے پالتا ہے۔ اس پر ایک رقم مقرر ہے۔ اسی طرح ہر کھیتی کی پیداوار پر ایک رقم مقرر ہے۔ کھیتی کی پیداوار پر دسواں حصہ اور تجارتی اموال پر اندازاً اڑھائی فی صدی (اسکے احکام تفصیلی مقرر ہیں۔ مگر اس مضمون میں تفصیلات کی گنجائش نہیں) یہ اڑھائی فی صدی صرف نفع پر نہیں دیا جاتا۔ بلکہ راس المال اور نفع سب پر دیا جاتا ہے۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ اسلام اس ذریعہ سے روپیہ جمع کرنے کو روکنا چاہتا ہے۔ زمین کے لئے دسواں حصہ، اور تجارتی مال کے اوپر اڑھائی فی صدی میں جو فرق ہے یہ بظاہر غیر معقول نظر آتا ہے۔ مگر درحقیقت اس میں بڑی بھاری حکمت ہے اور وہ حکمت یہ ہے کہ زمین کی پیداوار پر ٹیکس دیا جاتا ہے اور تجارتی مال میں راس المال پر بھی ٹیکس ہوتا ہے چونکہ زمین کے راس المال پر ٹیکس نہیں لگا اسلئے پیداوار پر دسواں حصہ لیا گیا۔ اور تجارتی مال میں چونکہ راس المال پر بھی ٹیکس لگ گیا۔ اسلئے صرف اڑھائی فی صدی نسبت رکھی گئی ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عالم برزخ میں ہر ایک روح کو جسم ملتا ہے

روح کے افعال کاملہ صادر ہونے کے لئے اسلامی اصول کے رو سے جسم کی رفاقت روح کے ساتھ دائمی ہے گو موت کے بعد یہ فانی جسم روح سے الگ ہو جاتا ہے۔ مگر عالم برزخ میں مستعار طور پر ہر ایک روح کو کسی قدر اپنے اعمال کا مزہ چکھنے کے لئے جسم ملتا ہے۔ وہ جسم اس جسم کی قسم میں سے نہیں ہوتا۔ بلکہ ایک نور سے یا ایک تاریکی سے جیسا کہ اعمال کی صورت ہو جسم تیار ہوتا ہے۔ گویا کہ اس عالم میں انسان کی عملی حالتیں جسم کا کام دیتی ہیں۔ ایسا ہی خدا کے کلام میں بار بار ذکر آیا ہے۔ اور بعض جسم نورانی اور بعض ظلماتی قرار دیئے ہیں۔ جو اعمال کی روشنی یا اعمال کی ظلمت سے تیار ہوتے ہیں۔ اگرچہ یہ راز ایک نہایت دقیق راز ہے۔ مگر غیر معقول نہیں انسان کامل اسی زندگی میں ایک نورانی وجود اس کثیف جسم کے علاوہ پا سکتا ہے۔ اور عالم مکاشفات میں اسکی بہت مثالیں ہیں۔ اگرچہ ایسے شخص کو سمجھانا مشکل ہوتا ہے۔ جو صرف ایک موٹی عقل کی حد تک ٹھہرا ہوا ہے۔ لیکن جن کو عالم مکاشفات میں سے کچھ حصہ ہے وہ اس قسم کے جسم کو جو اعمال سے تیار ہوتا ہے۔ تعجب اور استبعاد کی نگاہ سے نہیں دیکھیں گے۔ بلکہ اس مضمون سے لذت اٹھائیں گے۔ غرض یہ جسم جو اعمال کی کیفیت سے ملتا ہے۔ یہی عالم برزخ میں نیک و بد کی جزا کا موجب ہوتا ہے میں اس میں صاحب تجربہ ہوں۔ مجھے کشفی طور پر عین بیداری میں بارہا بعض مردوں کی ملاقات کا اتفاق ہوا ہے اور میں نے بعض فاسقوں اور گمراہی اختیار کرنے والوں کا جسم ایسا سیاہ دیکھا ہے کہ گویا وہ دھوئیں سے بنایا گیا ہے۔ غرض میں اس کوچہ سے ذاتی واقفیت رکھتا ہوں اور میں زور سے کہتا ہوں کہ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ایسا ہی ضرور مرنے کے بعد ہر ایک کو ایک جسم ملتا ہے۔ خواہ نورانی خواہ ظلماتی" (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۸۸ حصہ ۸۹)

وعدوں کا وقت کے اندر ادا ہونا ہی سلسلہ کے لئے مفید ہو سکتا ہے

(۱) تحریک جدید کا بجٹ جماعت کے ان وعدوں کی بناء پر تیار کیا جاتا ہے جو وہ شروع سال میں اپنے واجب الاطاعت امام کے حضور پیش کرتے ہیں۔

(۲) یہ بجٹ غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کی مختلف سکیموں اور قائم شدہ مشنوں کے اخراجات پر مشتمل ہوتا ہے۔

(۳) اگر آپ کا وعدہ وقت کے اندر ادا نہ ہو تو تبلیغ اسلام کو مجوزہ سکیم کے مطابق جاری نہیں رکھا جا سکتا۔

(۴) اس لئے آپ کو کوشش کرنی چاہیئے کہ آپ کا وعدہ ادائیگی کی آخری تاریخ ۳۰ نومبر تک ہر حالت میں ادا ہو جائے۔

(نائب وکیل المال)

مولوی احمد خانصاحب نسیم فوری توجہ دیں!!

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

مکرمی مولوی غلام نبی صاحب مصری چھنگا بنگیال سے اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ان کی اہلیہ صاحبہ جو مولوی احمد خاں صاحب نسیم کی ہمشیرہ ہیں سخت بیمار ہیں اور حالت تشویشناک ہے۔ انہوں نے نسیم صاحب کو کئی خط لکھے مگر کوئی جواب نہیں گیا۔ مولوی غلام نبی صاحب مصری فرماتے ہیں۔ کہ مولوی نسیم صاحب جہاں بھی ہوں فوراً چھنگا بنگیال پہنچ جاویں۔

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۸/۱۱/۴۸

لین دین کی صفائی کا ایک وقتی نسخہ

جس طرح اپنی ضرورت کے لئے قرض لیتے ہو اسی طرح قرض اتارنے کیلئے بھی قرض لو

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے رتن باغ لاہور)

میں اپنے متعدد مضامین میں اپنے عزیزوں اور دوستوں کو معاملہ کی صفائی کی طرف توجہ دلا چکا ہوں اور اس بارہ میں یہ حدیث بھی پیش کر چکا ہوں کہ ہمارے آقا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرض کی صفائی کا اتنا احساس تھا کہ آپ ایسے صحابی کا جنازہ نہیں پڑھتے تھے جو مقروض حالت میں فوت ہوا ہو اور اس کی جائیداد اس کے قرض کے اتارنے کے لئے کافی نہ ہو۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ ہمارا رحیم و کریم خدا بھی توبہ پر اپنے خلاف کئے ہوئے گناہوں کو تو معاف کر سکتا ہے اور معاف کرتا ہے لیکن بندوں کے خلاف کئے ہوئے گناہوں اور ان کے غصب شدہ حقوق کو کس طرح معاف کر سکتا ہے جب تک یا تو ان بندوں کا حق ادا کیا جائے اور یا خود ان سے معافی حاصل نہ کی جائے۔ مگر افسوس ہے کہ دنیا میں اکثر لوگ اس فریضہ کی طرف سے غافل رہتے ہیں اور اوّل تو بلا حقیقی ضرورت کے قرض برداشت کر لیتے ہیں اور پھر واپسی کا نام نہیں لیتے یا مختلف قسم کے بہانوں سے اسے پیچھے ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اگر واپس بھی کرتے ہیں تو سو دفعہ ٹال مٹول کر اور بسا اوقات بد اخلاقی کے جواب دے دیکر واپس کرتے ہیں۔ حالانکہ قرضہ کی واپسی میں جہاں روپے کی واپسی شامل ہے وہاں میعاد کے اندر واپس کرنا بھی اس کا ضروری حصہ ہوتا ہے۔ اسی لئے اسلام نے ہر قرضہ کے متعلق یہ ضروری قرار دیا ہے کہ اس کی واپسی کے لئے میعاد مقرر ہو اور جب تک یہ دونوں باتیں پوری نہ ہوں یعنی اوّل یہ کہ قرضہ واپس کیا جائے اور دوم یہ کہ میعاد مقررہ کے اندر واپس کیا جائے۔ اس وقت تک کوئی شخص لین دین کے معاملہ میں دیانتدار نہیں سمجھا جا سکتا سوائے اس کے کہ وہ اپنے سر کو نیچا کر کے قرضہ دینے والے سے مزید مہلت نہ حاصل کرے۔ میں نے بسا اوقات حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے منہ سے یہ بات سنی تھی یعنی حضور فرمایا کرتے تھے کہ مجھے دنیا میں بیشمار لوگوں کے ساتھ واسطہ پڑا ہے مگر میں نے ایک شخص کے سوا کوئی شخص ایسا نہیں دیکھا کہ جس نے جس خوشی اور بشاشت اور اطمینان کے چہرہ کے ساتھ قرضہ لیا ہو اسی خوشی اور اسی بشاشت اور اسی اطمینان کے ساتھ واپس کیا ہو اور افسوس ہے کہ میرا بھی دنیا میں لین دین کے متعلق یہی تجربہ ہوا ہے کہ اکثر لوگ جس چہرہ کے ساتھ قرض لیتے ہیں اس چہرہ کے ساتھ واپس نہیں کرتے۔ پس میں اپنے اس نوٹ کے ساتھ اپنے عزیزوں اور دوستوں کو پھر توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ وہ لین دین کے معاملات میں صفائی پیدا کریں اور لوگوں کے حقوق ادا کر کے خدا کے سامنے بھی سرخرو ہوں۔

قرضوں کے معاملہ میں صفائی پیدا کرنے کے لئے اصل چیز تو دل کی دیانت اور امانت ہے جس کے بغیر سارے اصول اور ساری شرطیں اور سارے وعدے بیکار ثابت ہوتے ہیں۔ لیکن اس جگہ میں ایک خاص بات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جسے اگر نیک نیتی سے اختیار کیا جائے تو خدا کے فضل سے بہت سی صورتوں میں سرخروئی اور نیک نامی کا موجب ہو سکتی ہے۔ وہ یہ کہ جسطرح ایک انسان اپنی ضرورت کے لئے قرض لیتا ہے اسی طرح وہ اپنے دل میں یہ بھی عہد کرے کہ وہ دوسرے کی ضرورت کا لحاظ کر کے اس کے قرضہ کے واپسی کے لئے بھی قرضہ برداشت کرے گا۔ مثلاً اگر زید نے عمر سے کوئی رقم قرض لی ہے اور کسی وجہ سے وہ میعاد پوری ہونے پر اس رقم کو واپس نہیں کر سکتا تو اس کا فرض ہے کہ جس طرح اس نے اپنی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے عمر سے قرض لیا تھا اسی طرح اور اسی توجہ اور اسی کوشش کے ساتھ عمر کی ضرورت کو پورا کرنے اور اس کے قرض کو واپس کرنے کے لئے کسی اور شخص سے قرض لے لے۔ مگر افسوس ہے کہ لوگ اپنی ضرورت کے لئے تو دوسروں کے سامنے خوشامد اور لجاجت کے طریق پر ہاتھ پھیلانے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں اور اپنے پیٹ کے دوزخ کو بجھانے کے لئے یا اپنے کاروبار کو ترقی دینے کے لئے دوسروں کے سامنے سوال کا ہاتھ پھیلانے میں شرم محسوس نہیں کرتے مگر اپنے قرض خواہوں کے قرض کی واپسی کے لئے قرضہ برداشت کرنے کی طرف قطعاً توجہ نہیں دیتے حالانکہ یہ ایک بہت آسان سا گر ہے جسے اختیار کر کے انسان نہ صرف خود بد نامی سے بچ سکتا ہے اور نہ صرف خدا کے سامنے سرخرو ہو سکتا ہے بلکہ اپنے قرض خواہ بھائی کی ضرورت کو بھی پورا کر کے حقوق العباد کی ادائیگی کا عمدہ نمونہ قائم کر سکتا ہے۔ آخر وجہ کیا ہے کہ میں اپنی ضرورت کے لئے تو دوسرے سے ایک سو روپیہ مانگوں لیکن جب اس ایک سو روپے کی واپسی کا وقت آئے تو اس روپے کی واپسی کے لئے کسی تیسرے شخص سے قرض نہ حاصل کروں؟ بلکہ حق یہ ہے کہ اپنی ضرورت کی نسبت قرض خواہ کی ضرورت کو پورا کرنا یقیناً زیادہ قرینِ انصاف اور زیادہ موجب ثواب ہے۔

پس میں اپنے عزیزوں اور دوستوں کو اپنے اس نوٹ کے ذریعہ سے اور اس خدا کا واسطہ دے کر جو ہمارے اعمال کو دیکھ رہا ہے اور جلد یا بدیر ہمیں ان اعمال کا بدلہ دینے والا ہے کہتا ہوں کہ وہ کم از کم اس نسخہ کو آزما کر دیکھیں کہ جسطرح وہ اپنی ضرورت کے لئے قرض لیتے ہیں اسی طرح اور اسی توجہ کے ساتھ ایک قرض خواہ کو اس کی رقم واپس کرنے کے لئے بھی قرض لے لیا کریں۔ اس طرح ایک تو وہ خالق اور مخلوق کی نظر میں بد معاملہ نہیں ٹھہریں گے اور دوسرے ان کا قرض خواہ آئندہ انہیں قرض دینے میں زیادہ بشاشت محسوس کرے گا پھر اگر بالفرض ان کے پاس اس تیسرے شخص کی رقم واپس کرنے کے وقت بھی روپیہ نہ ہو تو وہ کسی چوتھے شخص سے قرض لے لیں اور اس تیسرے شخص کو واپس کر دیں اگر وہ سچی نیت سے اس طریق کو اختیار کریں گے اور اس عرصہ میں اصل رقم پیدا کرنے کے لئے بھی کوشاں رہیں گے تو میں یقین کرتا ہوں کہ خدا ان کے کاموں میں برکت عطا کرے گا اور وہ دنیا میں بھی سرخرو ہوں گے اور دین میں بھی۔ خدا کرے کہ میرا یہ نوٹ ہمارے عزیزوں اور دوستوں کے دلوں میں گھر کر سکے اور وہ لوگوں کے حقوق ادا کرنے میں ایسا نمونہ دکھائیں جس کی اسلام ہم سے توقع رکھتا ہے۔

باقی رہا یہ سوال کہ اگر کسی شخص کو باوجود سچی کوشش اور توجہ کے کسی قرض خواہ کا روپیہ واپس ادا کرنے کے لئے قرض نہ ملے تو وہ کیا کرے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اوّل تو میں امید نہیں کرتا کہ خدا ایسی سچی کوشش کو ضائع کرے لیکن اگر واقعی حقیقی مجبوری کی صورت پیدا ہو جائے (اور خدا ہی جانتا ہے کہ حقیقی مجبوری کون سی ہے ورنہ اکثر لوگ اپنے نفس کے بہانوں کو ہی مجبوری خیال کرنے لگ جاتے ہیں) تو اسے چاہئے کہ کم از کم اپنے تکبر کے سر کو نیچا کر کے عجز اور انکسار کے ساتھ قرض خواہ سے معذرت کرے اور اس سے مزید مہلت حاصل کرنے کی درخواست دے۔ پہلے تو اپنی ضرورت کے لئے قرض لینا اور پھر وقت پر ادا نہ کرنا اور پھر قرض خواہ کی طرف سے مطالبہ ہونے پر شرمندہ ہونے اور معذرت کرنے کی بجائے اسے سامنے سے آنکھیں دکھانا اور بد اخلاقی کے ساتھ پیش آنا ایک ایسا گندا خلق ہے کہ جسے اسلام کا خدا سخت نفرت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ ہمارے آقا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تو یہ پاک نمونہ ہے کہ ایک دفعہ ایک غیر مسلم نے آپؐ سے اپنا کچھ قرض دیا ہوا روپیہ واپس لینا تھا اور میعاد پوری ہونے سے پہلے ہی وہ آپؐ کے پاس آ کر سختی کے ساتھ مطالبہ کرنے لگا حتیٰ کہ اس نے آپؐ کے گلے میں کپڑے کا پٹکا ڈال کر اسے زور کے ساتھ کھینچا۔ مگر آپؐ نے اسے کوئی ملامت نہیں کی بلکہ جب ایک صحابی نے آگے بڑھ کر اسے الگ کرنا چاہا اور اسے قبل از وقت مطالبہ کرنے پر ملامت کی تو آپؐ نے فرمایا جانے دو اور اسے کچھ نہ کہو کیونکہ گو ابھی میعاد پوری نہیں ہوئی لیکن بہرحال یہ قرض خواہ ہے اور میں مقروض ہوں اور مجھے زیبا نہیں کہ اس کے بے وقت مطالبہ پر بھی سامنے سے بد اخلاقی کے ساتھ پیش آؤں۔ کاش! ہمارے مقدس آقا کا یہ پاک نمونہ ہمارے عزیزوں اور دوستوں کے دلوں میں تبدیلی پیدا کرنے کا موجب ہو آمین یا ارحم الراحمین۔

فقط خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور
۸ ۱۱ ۴۸

چندہ جلسہ سالانہ

ہمارا سالانہ جلسہ قریب سے قریب تر آ رہا ہے امید ہے اس مرتبہ یہ جلسہ سالانہ ہمارے نئے مرکز ربوہ میں ہوگا۔ اور یہاں تمام انتظامات نئے سرے سے کرنا ہوں گے حتیٰ کہ رہائش کیلئے بھی خاص انتظامات کرنے ہوں گے کیونکہ اس وقت وہاں کوئی بھی مکان نہیں۔ خورد و نوش، روشنی پانی، صفائی تمام ہی انتظامات مد نظر ہیں۔ اس قسم کے اخراجات کے لئے احباب جماعت کے مشورہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے چندہ جلسہ سالانہ ہر احمدی پر جس کی کوئی آمد ہے لازم قرار دیا ہوا ہے۔ اس کی شرح سال کی آمد کا ایک سو بیسواں حصہ ہے یعنی جس شخص کی ماہوار آمد سو روپیہ ہو یا سالانہ آمد بارہ سو روپیہ ہو اس کیلئے سال بھر میں دس روپیہ صرف بطور چندہ جلسہ سالانہ ادا کرنا ضروری ہے تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے ذمہ جلسہ سالانہ کا چندہ جلد از جلد اپنے مقامی سیکرٹری مال [illegible] ادا فرمائیں یا اگر براہ راست مرکز میں چندہ بھیجنا چاہتے ہوں [illegible] تا جلسہ سے متعلق ضروری امور کی سرانجام دہی میں [illegible] کوئی روک واقع نہ ہو۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

[illegible]

امۃ العزیز علیمہ مرحومہ

(از محمد نصیب صاحب عارف۔ کراچی)

قارئین الفضل نے امۃ العزیز علیمہ کی وفات کی خبر اخبار الفضل میں پڑھی ہو گی۔ مرحومہ اعلیٰ پایہ کی احمدی خاتون تھیں۔ ان کا اصلی نام سعیدہ بیگم ہے۔ قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی کی بیٹی اور قاضی عبدالرحیم صاحب بھٹی کی پوتی تھیں۔ اور اس عاجز کی پھوپھی زاد بہن۔ قبلہ قاضی عبدالرحیم صاحب کی ایک ہی لڑکی تھی جس کا نام امۃ العزیز تھا۔ وہ وفات پا چکی ہے۔ وہ اور حضرت کے پاس رہ کر مرحومہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ حضور سے پڑھا کرتی تھیں۔ انہوں نے دینی علوم میں بہت حد تک رسائی حاصل کی اور مستورات میں علم دین پھیلانے میں بہت حد تک کوشش کی اور ان سے کافی امیدیں سلسلہ کو تھیں۔ اچانک عین عالم شباب میں ہی خدا تعالیٰ نے ان کو بلا لیا۔

مولوی امۃ العزیز صاحبہ کی وفات پر قبلہ قاضی عبدالرحیم صاحب کو بہت صدمہ ہوا اور خاص طور پر آپ کی اہلیہ صاحبہ کو۔ جس پر انہوں نے اپنی بیٹی کا [illegible] اس بہن کو جس کی عمر اس وقت ابھی پانچ چھ سال کی ہو گی۔ اس کے والدین سے مانگ لیا اور اس کی پرورش اپنی بیٹی کی طرح کرنی شروع کر دی۔ اور اس کی تعلیم و تربیت [illegible] انہوں نے اپنی بیٹی کو تعلیم دی اور اس نے جامعہ نصرت [illegible] درجہ علمیہ تک تعلیم مکمل کر لی۔

اس دوران میں مرحومہ کو حضور اقدس ایدہ اللہ کے قرب کا کافی موقعہ ملتا رہا۔ اور حضور نے اس کی ذہانت اور دینی تعلیم میں ترقی کو اس قدر محسوس کیا۔ کہ ایک دفعہ حضور نے فرمایا۔ کہ یہ تم مجھے امۃ العزیز کی طرح معلوم ہوتی ہو۔ اس وقت تک ہم لوگ اسے سعیدہ بیگم کے نام سے پکارتے تھے۔ لیکن اس دن کے بعد سے سب اسے امۃ العزیز ہی پکارنے لگے۔ گویا ہم لوگوں نے محسوس کیا کہ جس طرح اس کی پھوپھی علوم دینیہ میں فائق تھی۔ خدا تعالیٰ اسے بھی علوم دینیہ سیکھنے اور سکھانے کا موقعہ دے گا۔ اور یہ انشاءاللہ احمدیت اور اسلام کے لئے مستورات میں ایک مفید وجود ثابت ہو گی۔ مگر کیا پتہ تھا کہ خدا تعالیٰ اسے بھی جلد اس کی پھوپھی کی طرح اپنے پاس بلا لے گا۔

مرحومہ نہایت ہی نیک اور بھولی بھالی لڑکی تھی۔ ملنسار۔ حسین اخلاق۔ خدمت گذار اور ہمدرد اور سب سے بڑھ کر دین کے علم کا شوق رکھنے والی تھی۔ اور اس کے سوا اسے اور کوئی بات سوجھتی ہی نہ تھی۔

مجھے میری اہلیہ سے معلوم ہوا۔ کہ وہ اکثر گھر کے باغ میں اکیلے "کلام محمود" کے اشعار پڑھتی پائی گئی۔ اور اس کا دامن آنسوؤں سے تر نظر آیا۔ اور جب کبھی بھی میری اہلیہ نے ان سے پوچھا۔ کہ "کلام محمود" میں کون سی بات ایسی ہے کہ جس کے پڑھنے سے آدمی رو پڑتا ہے۔ تو اس نے اپنے آنسو پونچھتے ہوئے کہنا۔ کہ تمہیں کیا پتہ۔ اس سے ظاہر ہے کہ مرحومہ کو حضور ایدہ اللہ کے کلام سے کتنی محبت تھی اور جو باتیں اس کلام میں مضمر تھیں۔ اسے وہ کہاں تک سمجھتی تھی۔

گزشتہ فسادات سے پیشتر عزیزہ کا نکاح ہوا تھا۔ اور فسادات کے دوران میں ہی لاہور میں اس کا رخصتانہ کر دیا گیا۔ اور ابھی دو تین ماہ بھی شادی پر نہ گذرے تھے۔ کہ مرحومہ بیمار ہو گئی اور لگاتار چھ سات ماہ بیمار رہی۔ اس بیماری کو اس نے جس صبر و تحمل سے برداشت کیا۔ وہ اسی کا حصہ ہے۔

ماہ جون میں [illegible] میں اپنی شادی کے موقعہ پر [illegible] کیا۔ باوجود سخت بیمار ہونے کے اس نے اپنی بہن کی شادی میں نمایاں حصہ لیا۔ اور یہ معلوم نہیں ہونے دیا۔ کہ وہ بیمار رہی ہے۔ اگست۔ ستمبر میں مرحومہ زیادہ بیمار ہوتی چلی گئی۔ جس کی اطلاع حضرت اقدس ایدہ اللہ کو ہونے پر حضور نے خود ہی ازراہ نوازش اس کی بیماری کی نوعیت اور حالات سے استفسار فرمایا۔ علاج معالجہ کیا۔ دعاؤں [illegible] سے کام لیا۔ مگر آہ اس کو خدا تعالیٰ سے اپنے حضور میں حاضر ہونے کا حکم صادر ہو چکا تھا۔ اور ابھی اپنی عمر کا صرف بائیسواں سن تھا کہ ۲۹ ستمبر صبح ساڑھے چار بجے عزیزہ ہم سے رخصت ہو کر اپنے حقیقی مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئی۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

اس کی پھوپھی مرحومہ کی وفات پر حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حسب ذیل عبارت رقم فرمائی تھی۔ جو مولوی امۃ العزیز صاحبہ مرحومہ کی قبر واقعہ بہشتی مقبرہ قادیان کے کتبہ پر درج ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے چونکہ ہماری بہن سعیدہ بیگم کو مرحومہ امۃ العزیز کے اوصاف اس میں دیکھ کر اس کی پھوپھی کا نام دیا تھا۔ لہذا میں اس عبارت کو اب اس کے حق میں پیش کرتا ہوا ختم کرتا ہوں۔

"...... میں بھی اپنے دل میں عزیزہ کی وفات کا نہایت صدمہ محسوس کرتا ہوں ہر ایک نے ایک دن مرنا ہے۔ لیکن وہ لوگ جو اپنے آپ کو اپنے نیک خلق سے عزیز بنالیں۔ ان کا صدمہ زیادہ ہوتا ہے عزیزہ میری شاگرد تھیں۔ اور مجھے ان کی ذات سے امید رہتی تھی۔ کہ کسی وقت جماعت کی مستورات کے لئے مفید ثابت ہوں گی۔ کیونکہ ذہانت اور محنت کے علاوہ عزیزہ نے نہایت شریف اور سعید طبیعت پائی تھی۔ اور پھر اخلاص اور دین کی محبت میں نے عزیزہ میں ایسی دیکھی ہے کہ مردوں سے بھی سب کو اس قسم کی توفیق نہیں ملتی دل غمگین ہے۔ لیکن اس امر سے تسلی ہوتی ہے۔ کہ عزیزہ یقیناً اپنے پیدا کرنے والے کی رحمت اور فضل کی مستحق ہوئی۔ اور اس کا قرب اس کے بندوں کے لئے تمام دنیوی رشتوں اور علاقوں سے زیادہ قیمتی ہے"

(مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی)

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت اور درویشان قادیان بالخصوص بخدمت اقدس حضور ایدہ اللہ گذارش ہے کہ وہ عزیزہ امۃ العزیز علیمہ کے حق میں دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اس کو اپنی ہزاروں رحمتوں سے بہرہ ور کرے۔ اور ہمارے دلوں کو سکینت اور صبر کے ہاتھوں تھام لے۔ آمین

شکریہ احباب

پچھلے دنوں میری اور میری بیوی کی صحت کے لئے کسی صاحب نے دو دفعہ اخبار الفضل میں دعا کے لئے اعلان کروایا ہے۔ مجھے معلوم نہیں کہ یہ کون مہربان ہیں جنہوں نے اسی طرح غائبانہ مجھ سے اظہار ہمدردی کیا ہے۔ میں ان مہربانوں کی ہمدردی کا از حد مشکور ہوں۔ اور ان احباب کے لئے بھی دعا کرتا ہوں جنہوں نے ہم دونوں میاں بیوی کے لئے دعا کی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہر طرح انہیں خوش رکھے اور دین و دنیا میں فائز المرام کرے۔ اب خدا کے فضل سے ہم دونوں کی حالت بہت اچھی ہے۔ میں اصل میں اس قدر لاغر اور کمزور ہو گیا تھا کہ چلنے پھرنے سے بھی عاری ہو گیا تھا۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی طرح چل پھر سکتا ہوں۔ گو ابھی کمزوری بہت ہے۔ جو امید ہے انشاء اللہ جلدی رفع ہو جائے گی۔

(خاکسار برکت علی آریہ ہسپتال محلہ راولپنڈی)

تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ میں
احمدی دوستوں کو زمین خریدنے کی اجازت نہیں

جماعت احمدیہ اور سلسلہ کی ضروریات کے پیش نظر یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ کوئی احمدی دوست تحصیل چنیوٹ (بشمول سب تحصیل لالیاں) ضلع جھنگ میں صدر انجمن احمدیہ کی اجازت کے بغیر زمین نہ خریدیں۔ اس لئے احباب کو اس امر میں احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ فردی منافع جماعتی منافع پر ہمیشہ قربان کئے جاتے ہیں اور امید ہے کہ مخلصین جماعت پوری طرح اس فیصلہ کی تعمیل کریں گے۔ اگر کوئی دوست کوئی زمین اس علاقہ میں بغیر اجازت خریدیں گے۔ تو ان سے امید کی جائے گی۔ کہ اصل لاگت پر وہ زمین سلسلہ کے پاس فروخت کر دیں۔ اس کے علاوہ جماعتی تاوان بھی ان کے ذمہ پڑے گا۔

جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے جو لوگ صدر انجمن احمدیہ سے اجازت لیکر جس کے معنی امور عامہ کی اجازت کے ہیں، زمین خریدیں گے۔ ان پر الزام نہ ہوگا۔

(نائب سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

محمد افضل صاحب ولد محمد عالم صاحب ایم۔ بی۔ ای سٹیشن ماسٹر [illegible] حال وارد پاکستان کا پتہ درکار ہے۔ وہ خود یا کوئی اور دوست ان کے پتہ سے ذیل کے پتہ پر مطلع فرمائیں۔

(مرزا رحمت اللہ سول سیکرٹریٹ۔ لاہور)

۲۔ مکرمی احمد حسین صاحب حیدر آبادی متعلم جامعہ احمدیہ عرصہ دو ماہ سے لاپتہ ہیں۔ وہ یا کوئی اور دوست جن کو ان کا علم ہو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں

(نذیر احمد سیالکوٹی ہوم میکلیگن روڈ۔ لاہور)

۳۔ بابو محمد صدیق صاحب جو اکثر ٹیکہ کر کے سرمہ بیچنے کا کام کرتے ہیں اور مولوی محمد عثمان صاحب مبلغ مولوی فاضل کے والد ہیں۔ ان کا پتہ درکار ہے

(منظور احمد میڈیکل آفیسر انچارج ہسپتال بقلم خود ڈاکخانہ خاص۔ ضلع جہلم)

۴۔ ظہیر الدین۔ محمود احمد صاحب کلرک انسپکٹر ٹیوب ویل۔ آر۔ ٹی۔ ریٹ [illegible] مظفر پور والے جہاں کہیں ہوں۔ اپنی خیریت سے اور اپنے موجودہ ایڈریس سے مندرجہ ذیل پر جلد اطلاع دیں۔

(نذر او ممتاز علی خان [illegible] ۵/ ۶ مراد کلاتھ ہاؤس ریل بازار لائل پور)

۵۔ مرزا احمد حسین صاحب ٹیلر ماسٹر جن کی دوکان احمدیہ چوک قادیان میں تھی۔ اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کوئی اور دوست جن کو مکرم مرزا صاحب مذکور کا پتہ معلوم ہو۔ تو مجھے ذیل کے پتہ پر اطلاع دیں۔

(خاکسار شیخ محمد الدین مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان حال وارد مبارک منزل کمالیہ ضلع لائل پور)

یورپ کے متعدد ممالک ناجائز طور پر یہودیوں کو ہتھیار مہیا کر رہے ہیں

لنڈن ۹ نومبر۔ اخبار نیوز آف دی ورلڈ کا کہنا ہے کہ برطانیہ نے فلسطین کے قائم مقام ثالث ڈاکٹر بنچ کو ایک رپورٹ پیش کی ہے جب وہ اس کا مطالعہ کر چکیں گے۔ اس وقت اسرائیل کو جو غیر قانونی طور پر اسلحہ روانہ کیا جا رہا ہے اس کے متعلق تعجب خیز انکشافات ظہور پذیر ہوں گے۔ اس میں پانچ ممالک کا ہاتھ ہے۔ اخبار کا کہنا ہے کہ برطانوی رپورٹ میں یہ بھی درخواست کی گئی ہے کہ اس رپورٹ کو صیغہ راز میں رکھا جائے لیکن اب اس شرط کو واپس لینے پر غور و خوض کیا جا رہا ہے۔ اخبار نے دفتر خارجہ کے ایک ترجمان کا حوالہ دیتے ہوئے کہا ہے کہ ترجمان نے بتایا کہ ہماری رائے یہ ہے کہ چیکوسلواکیہ اور فلسطین کے درمیان مسلسل ہوائی جہازوں کے ذریعے غیر قانونی طور پر اسلحہ روانہ کیا جا رہا ہے۔ ہم یقین کرتے ہیں کہ یہ سلسلہ کافی عرصہ سے جاری ہے۔ روم کے حلقوں کا کہنا ہے کہ اٹلی اور آسٹریلیا غیر قانونی طور پر اسلحہ روانہ کرنے کی مہم میں شامل ہیں۔ اخبار مذکورہ کا نامہ نگار مقیم روم بذریعہ تار اطلاع دیتا ہے کہ روم کے ہوائی مستقر کی ہوابازی کی تربیت دینے والی کلب سے ہر ماہ ۲۰ یہودیوں کو تربیت دی جاتی ہے۔ معتبر اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ فلسطین میں یہودی فوجوں کو سامان پہنچ رہے ہیں۔ اٹلی بھی ایک مرکز کا کام دے رہا ہے۔

جن ہوابازوں کو یہاں تربیت دی جاتی ہے وہ یا تو سیدھے فلسطین روانہ ہو جاتے ہیں یا وہ چیکوسلواکیہ روانہ ہو جاتے ہیں۔ جہاں سے وہ ان جہازوں کو فلسطین لے جاتے ہیں جو روس سے آئے ہوئے ہوتے ہیں۔ (داستار)

ہوا سے بھرے ہوئے ٹائروں والی گاڑی

لنڈن ۸ نومبر۔ فرانس میں عنقریب ایک ہوا سے بھرے ہوئے ٹائروں والی ریل گاڑی چلنا شروع ہو جائے گی۔ کامیاب تجربات کے بعد پیرس اور سٹراس برگ کے درمیان والی ایکسپریس گاڑی کے ڈبوں میں اسی قسم کے ٹائر لگا دیئے گئے ہیں۔ انجن عام قسم کا ہوگا۔ یہ گاڑی اوسطاً ۶۵ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے سفر طے کیا کرے گی۔ (داستار)

ریاستی مسلم لیگ کے وفد کی وزیر اعظم سے ملاقات

کراچی ۹ نومبر معلوم ہوا ہے کہ پاکستان مسلم لیگ کا ایک وفد مسٹر منظر عالم اور مسٹر محمود کی زیر قیادت پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خاں سے آج صبح ملا۔ اور وزیر اعظم کو پاکستان کی ریاستوں کے حالات سے مطلع کیا۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کے وزیر اعظم نے وفد کی باتوں کو بہت غور کے ساتھ سنا اور وعدہ کیا کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے گا وہ ان کی شکایات کو رفع کرنے کی کوشش کریں گے۔ (داستار)

برطانیہ نے پاکستان کو کپڑا بننے کی مشین دینے کا وعدہ کر لیا

کراچی ۹ نومبر پاکستان کو برطانیہ کی طرف سے پیش کش موصول ہوئی ہے کہ وہ برطانیہ سے بہت جلد کپڑا بننے کی مشینیں منگوا سکتا ہے۔ ان مشینوں میں ۲۵ ہزار تکلے لگے ہوئے ہیں یہ مشینیں پاکستان کی ضرورت کے لئے خاصی اچھی مقدار میں کپڑا تیار کر سکتی ہیں (داستار)

بڑی طاقتوں سے مصر کے قائمقام وزیر خارجہ کی توقعات

قاہرہ ۸ نومبر۔ مصر کے قائم مقام وزیر خارجہ عبازہ پاشا نے پر امید طور پر کہا کہ اب بڑی بڑی طاقتوں نے فلسطین کی صورت حال کو سمجھنا شروع کر دیا ہے اور سب کچھ بخوبی ہو رہا ہے۔

زیکوسلاویکیا اسرائیل کے درمیان فضائی مسافرت کے متعلق مصری حکومت کے طرز عمل کے سلسلہ میں عبازہ پاشا نے کہا کہ وہ یہودیوں کے لئے اسلحہ کی بہم رسانی کے اہم سوال کو نظر انداز نہیں کر سکتی۔ اور اس سلسلہ میں وزارت خارجہ یہ غور کر رہی ہے کہ کیا اقدامات کئے جائیں۔ انہوں نے کیوبا، چین، بلجیم، شام اور یونان وغیرہ کی ہمدردیوں کو خراج تحسین پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ میانیہ کا رویہ اس قسم کا ہے کہ میڈرڈ میں ایک سفیر مقرر کرنے کے سوال پر غور کیا جا رہا ہے۔

کل رات کے کابینہ کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں وزیر اعظم نقراشی پاشا اور السید تی عبازہ پاشا نے فلسطین میں سیاسی اور فوجی صورت حال کے متعلق رپورٹ پیش کی ہے۔ اس اجلاس کے بعد عبازہ پاشا نے اس اطلاع کی تردید کی۔ کہ برطانیہ اور مصر کے مابین مذاکرات ہو رہے ہیں۔ (داستار)

برمی آزادی کے ٹکٹ

رنگون ۸ نومبر۔ ۴ جنوری ۱۹۴۹ء کو برما کی آزادی کی سالگرہ کے موقعہ پر برما کے نئے ڈاک کے ٹکٹ جاری کئے جائیں گے۔ یہ ٹکٹ عام استعمال اور سروس کے استعمال دونوں کے لئے ہوں گے

یہ ٹکٹ مختلف رنگوں سے رنگے جائیں گے ۱۴ قیمتوں کے ٹکٹ جاری ہوں گے۔ جو ایک پیسہ سے لیکر ۱۰ روپیہ تک کے ہوں گے۔ (داستار)

ملیریا کے مچھروں کو ختم کرنے کا مقابلہ

لنڈن ۹ نومبر۔ بحیرہ روم کے دو جزیرے ایک دوسرے کے ساتھ مقابلہ کریں گے۔ کہ کونسا جزیرہ ملیریا کے مچھروں کو ختم کرنے میں سبقت لے جاتا ہے یہ مقابلہ اس لئے کیا جا رہا ہے۔ کہ سارڈینیا کے کمشنر نے قبرص کے گورنر کو چیلنج دیا ہے۔

کمشنر نے اپنے جزیرہ کی ہمت افزائی کے لئے ایک سو سال ... کی پی ہوئی شراب کی بوتلیں پیش کی ہیں

اسی طرح گورنر نے اپنے جزیرے کی بہترین شراب کی ایک سو بوتلیں دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اگر قبرص اس مقابلہ میں ہار گیا۔ قبرص میں ملیریا کے مچھروں کو ختم کرنے کے لئے بہت کچھ کام کیا جا چکا ہے۔ بہت سے علاقے کو مچھروں سے بالکل پاک کر دیا گیا ہے اس مہم میں ہزاروں پونڈ کی رقم صرف ہوئی ہے۔ (داستار)

رنگون میں پوسٹروں پر پابندی!

رنگون ۸ نومبر۔ رنگون کے میونسپل کمشنر شہر رنگون میں سڑکوں کے کنارے لگے ہوئے پیڑوں کی قدرتی خوبصورتی پوسٹروں اور اشتہار لگا کر خراب کرنے کو جرم قرار دیدیا ہے۔

ایک اعلانیہ میں بتایا گیا ہے۔ کہ سڑکوں کے کنارے پیڑوں پر بلا کسی امتیاز کے پوسٹر اور اشتہار کے بورڈ لگانے سے ان پیڑوں کی قدرتی خوبصورتی ماری جاتی ہے۔ رنگون کے میونسپل ایکٹ کی شرائط کے ماتحت اب کسی شخص کو کمشنر کی اجازت کے بغیر درختوں پر اشتہار یا بورڈ لگانے کی اجازت نہیں ہوگی۔ (داستار)

ڈچ انڈونیشی مذاکرات میں پیچیدگی

بٹاویہ ۹ر نومبر کل جاوا میں انڈونیشی اور ڈچ فوجوں کے درمیان جھڑپیں ہوئی ہیں۔ ان کی وجہ سے ان مذاکرات صلح میں جو ڈچ نمائندہ ڈاکٹر اسٹیکر اور جمہوریہ انڈونیشیا کے وزیر اعظم ڈاکٹر محمد حتّٰی کے درمیان ہو رہی تھی پیچیدگی پیدا ہو جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

بمبئی میں تبادلہ اشیاء کی کانفرنس

بمبئی ۹ر نومبر آج بمبئی میں پاکستان اور ہندوستان کے نمائندوں کی کانفرنس منعقد ہوئی۔ جو کل بھی ہو گی۔ اس کانفرنس میں معاہدات کراچی کو جو دونوں ملکوں میں بعض اشیاء کے تبادلہ کے متعلق کراچی میں طے پائے تھے عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی جائیگی۔ تبادلہ اشیاء میں پاکستان ہندوستان سے کپڑا حاصل کرے گا۔ اور اسے روئی دے گا۔ اس پاکستانی وفد کی قیادت سید واجد علی نے کی۔ خیال ہے کہ آج شام روزہ کانفرنس کے نتائج کا سرکاری طور پر اعلان کیا جائیگا

لاہور ۹ر نومبر۔ مغربی پنجاب میں پہلے کے ۹۲ کارخانے مہاجرین کو الاٹ کئے جا چکے ہیں مزید کارخانوں کی الاٹ کا اعلان عنقریب کیا جائے گا۔

آلو کے بیج کیلئے درخواست دیں

لاہور ۹ر نومبر مغربی پنجاب کی حکومت اور بلوچستان کی حکومت کے درمیان ایک معاہدہ ہوا ہے۔ جس کی رُو سے مغربی پنجاب میں کاشت کے لئے اکیس ہزار ٹن آلو لائے جائینگے یہ ذخیرہ نومبر کے اواخر تک مغربی پنجاب پہنچ جانا چاہیئے۔

بلوچستان سے بیج کے لئے آلو منگوانے کے خواہشمند لوگ ڈائرکٹر محکمہ زراعت مغربی پنجاب کو فی الفور درخواست دیں۔ درخواست میں وہ اپنی مالی حالت بتائیں۔ اور درآمد کرنے کی مقدار درج کریں۔

تین پٹھانوں کی گرفتاری

ناگپور ۹ر نومبر کل ناگپور میں ہندوستانی پولیس نے تین پٹھانوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ جو حیدرآباد سے کراچی جا رہے تھے۔

ہند و پاکستان میں لڑائی

میمن سنگھ ۹ر نومبر۔ وزیر اعظم مشرقی بنگال نے سردار پٹیل کی ناگپور والی تقریر پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ سردار پٹیل سمجھتے ہیں کہ ہند و پاکستان کے درمیان لڑائی کا امکان موجود ہے نیز اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ مشرقی بنگال سے ہندوؤں کے بھاگنے کی رفتار تیز ہو جائے گی۔

مختصرات

پیرس ۹ر نومبر فرانس کے ایوان بالا میں جنرل ڈیگال کے حامیوں کو موجودہ انتخاب میں نمایاں کامیابی ہو رہی ہے۔ اس کامیابی کی رو سے یہ امید کی جا رہی ہے کہ جنرل ڈیگال کو عام انتخابات کا مطالبہ تسلیم کرانے میں بہت مدد ملے گی۔

لنڈن ۹ر نومبر۔ حکومت برطانیہ نے پاکستان کو سوت کاتنے کی دو مشینوں کی پیشکش کی ہے۔ جنہیں بہت جلد جہازوں میں لادا جا سکتا ہے اس سے سوت کی قلت بہت حد تک رفع ہو جائے گی۔

طہران ۹ر نومبر ایران کے صحیفہ نگاروں نے لکھا ہے کہ ایران کے وزیر اعظم نے اپنی کیبنٹ کا استعفٰا شاہ ایران کی خدمت میں پیش کر دیا ہے۔

نئی دہلی ۹ر نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ہندوستانی نوٹوں پر بادشاہ کی تصویر کی جگہ پر اشوکا کی لاٹ کی تصویر ہوگی۔

سکندر آباد دکن ۹ر نومبر۔ نظام کیبنٹ کے سابق وزیر نواب علی یار جنگ کو حیدرآباد یونیورسٹی کا وائس چانسلر مقرر کیا گیا ہے۔

توسیع وزارت کے لئے تگ و دو

کراچی ۹ر نومبر مغربی پنجاب کے وزیر اعظم نے کل گورنر جنرل پاکستان سے ایک گھنٹہ تک وزارت میں توسیع و تشکیل کے سلسلہ میں گفتگو کی۔ امید ہے کل پھر ملاقات کریں گے اس کے علاوہ وزیر اعظم پاکستان سے بھی ملیں گے

جیلوں کیلئے مشاورتی کمیٹی کا تقرر

لاہور ۹ر نومبر۔ مغربی پنجاب کی حکومت نے جیلوں کے لئے ایک مشاورتی کمیٹی مقرر کی ہے۔ اس کمیٹی کے ارکان یہ ہیں:۔
صوفی عبدالحمید ایم۔ ایل۔ اے۔ بیگم تصدق حسین ایم۔ ایل۔ اے۔ علامہ علاؤالدین صدیقی جنرل سیکرٹری صوبائی مسلم لیگ۔ کرنل سلامت اللہ ریٹائرڈ انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات چوہدری اسداللہ خاں بیرسٹر ایٹ لاء مسٹر فیض احمد فیض ایڈیٹر پاکستان ٹائمز۔ ڈپٹی ہوم سیکرٹری مغربی پنجاب کمیٹی کی صدارت میاں نوراللہ وزیر خزانہ مغربی پنجاب کریں گے۔ جیلوں کے جنرل انسپکٹر ہونگے

کمبلوں کی اپیل

کراچی ۹ر نومبر۔ محترمہ فاطمہ جناح نے مجاہدین کشمیر کے لئے ایک لاکھ بیس ہزار کمبلوں کی اپیل کی ہے آپ نے کہا۔ اگلے چھ ماہ میں مجاہدین کو دشمن کے علاوہ سردی کا بھی شدید مقابلہ کرنا پڑے گا۔

ٹرومین کے انتخاب سے برطانیہ کے قدامت پسندوں میں مایوسی

لنڈن ۹ر نومبر لنڈن "آبزرور" کے کافی معلومات رکھنے والے سیاسی نامہ نگار کا کہنا ہے کہ امریکہ کے انتخاب میں ٹرومین کی کامیابی کی وجہ سے برطانیہ کی لیبر پارٹی کو بہت زیادہ خوشی محسوس ہوئی ہے اور قدامت پسندوں کو مایوسی ہوئی ہے۔

نامہ نگار رقمطراز ہے کہ سوشلسٹوں نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ برطانیہ میں لیبر پارٹی کی جڑیں اسی قدر مضبوط ہیں۔ جس طرح کہ امریکہ میں جمہوری پارٹی کی جڑیں مضبوط ہیں۔ یہ خیال پارٹی کے منیجر گذشتہ تین سالوں سے ظاہر کر رہے ہیں۔ اس خیال کی پابندی حال ہی میں برطانیہ کے انتخابی حلقوں میں خفیہ تحقیقات سے ہوئی ہے۔ پچھلے چند ماہ میں یہ تحقیقات کی گئی ہے۔ نامہ نگار کا کہنا ہے کہ اس تحقیقات کی وجہ سے اگر برطانیہ کے دار العوام کے ممبران کی تعداد ۶۰۰ کر دی جاتے تو لیبر پارٹی یقیناً ۳۵۰ نشستیں حاصل کر سکتی ہے۔

جب سے امریکہ کے انتخابات کا نتیجہ برآمد ہوا ہے۔ اس وقت سے لیبر پارٹی کے نمائندے یہ کہہ رہے ہیں کہ ۳۵۰ نشستوں کا اندازہ بہت ہی کم ہے۔ ہم اس سے زیادہ نشستیں حاصل کر سکتے ہیں۔ (اسٹار)

مالیات کے سیکرٹری کے دستخط ہوا کریں گے ٹ کے اجراء کے بعد موجودہ نوٹ بھی چلتے رہیں گے [illegible]

ہند کے کرنسی نوٹ کا نیا نمونہ

نئی دہلی ۸ر نومبر۔ اس وقت ہند کے جو نئے کرنسی نوٹوں کا نمونہ تیار کیا جا رہا ہے۔ ان میں شاہ جارج کے چہرہ کے بجائے اشوک کی لاٹ ہو گی۔ ابتداء ایک روپیہ کے نوٹ سے کی جائیگی۔ جو پہلے شاہ جارج کے چہرہ کے ساتھ واٹر مارک میں شائع کیا جائیگا۔ بعد میں واٹر مارک اور چہرہ شاہی کی جگہ اشوک کی لاٹ کا نشان ہوا کریگا۔ ایک روپیہ کے نوٹ کی دوسری جانب روپیہ کے سکہ کی تصویر کے بجائے گلاب کا نقش بنا ہو گا۔ متوقع نمونہ کے ایک روپیہ کے نوٹ آئندہ سال کے اوائل میں جاری کر دیئے جائینگے۔ لیکن زیادہ قیمت کے نوٹوں کے اجراء میں زیادہ عرصہ لگنے کا امکان ہے۔ [illegible]

برما سے لوگوں کا بکثرت انخلاء

رنگون ۸ر نومبر۔ محکمہ داخلہ کی رپورٹ میں جو اعداد و شمار دیئے گئے ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ملک میں آنے والوں کے مقابلہ میں باہر جانے والوں کی تعداد زیادہ ہے۔ جنوری سے اگست ۱۹۴۸ء تک آنے جانے والوں کی تعداد کے نقشے سے معلوم ہوتا ہے کہ ملک میں بذریعہ بحری جہاز ۳۳۹۰۰ بذریعہ ہوائی جہاز ۶۰۸۷ داخل ہوئے جبکہ ۵۵۰۲۹ بذریعہ بحری جہاز اور ۵۵ بذریعہ ہوائی جہاز باہر گئے۔ پاکستان سے سرحد کو پار کر کے آنیوالے لوگوں کو روکنے کے لئے داخلہ کا دفتر اکیاب سے بوتھیڈانگ منتقل کر دیا گیا ہے [illegible]

ٹرومین براہ راست روس سے مفاہمت کی کوشش کرینگے

لنڈن ۸ر نومبر۔ اخبار "گلاسگو ہیرلڈ" کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ اسبات کا امکان ہے۔ کہ صدر ٹرومین براہ راست روس سے کوئی ڈرامائی تحریک کریں۔ وہ لکھتا ہے کہ صدر ٹرومین کی چیف جسٹس ونسن کو ماسکو روانہ کرنے کی تجویز انتخابی جدوجہد کے سلسلہ میں کی گئی تھی لیکن اسکی یہ بنیاد بھی ہے کہ صدر ٹرومین ایماندارانہ طریقہ پر یہ محسوس کرتے ہیں کہ وہ جنرلسیمو اسٹالن کو یہ یقین دلا سکتے ہیں کہ باہمی اعتماد اور رواداری کی بنیاد پر مغرب امن اور تعاون کا خواہاں ہے اور یہ کہ براہ راست طریقہ ہی ایک ایسا طریقہ ہے جس میں کامیابی کے بہت امکانات ہیں۔

نامہ نگار مذکور لکھتا ہے کہ اگر صدر ٹرومین نے براہ راست طریقہ پر عمل کرنے کا فیصلہ کیا تو اس میں مفاہمت پیدا کرنے کا طریقہ اختیار نہ کیا جائیگا۔ یہ تحریک امریکہ کے لبرل عوام اور خود کو یقین دلانے کے لئے ہو گی۔ کہ صورت حال کے متعلق حقیقت کیا ہے؟ کامیابی یا کسی مشکوک نظریہ پر کامیابی کا یقین کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

خواہ صدر ٹرومین اس براہ راست طریقہ کو اختیار کریں یا نہ کریں (کیونکہ وہ اسکے حق میں ہیں اور ان کے مشیر اسکے مخالف) لیکن مغرب کے دفاع کی اسکیموں کی رفتار سست نہ کی جائیگی (اسٹار)

۴ دوران میں ناجائز طور پر داخل ہونے کے ۲۲ واقعات کا پتہ لگایا گیا (اسٹار)